Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۳ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۷ امان ۱۳۵۴ہش ۔ ۷ مارچ ۱۹۷۵ء	نمبر ۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۷ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

کل دن بھر اور رات کو بھی طبیعت بہت ناساز رہی

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ تا حال بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

محترم میاں سراج الدین صاحب نیلہ گنبد لاہور بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتیاب فرمائے اور صحت مند اور فعال زندگی عطا کرے اور آپ کا شفیق سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

(خلیل احمد ۔ وائی ۔ ایم سی ۔ اے ۔ بلڈنگ لاہور)

مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ چک ۱۵۱ تحصیل ڈگری ضلع تھرپارکر مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۵ء بوقت سوا گیارہ بجے رات بقضائے الٰہی انتقال کر گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے ۔ آمین

(محمود احمد قائد ضلع حیدر آباد ۔ سندھ)

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سابق مبلغ سنگاپور و جزائر فجی کے مثانے کا آپریشن مکرم ڈاکٹر غلام مجتبٰے صاحب ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس نے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں ۶ مارچ ۱۹۷۵ء بروز جمعرات شام کو کیا ہے احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

محمد انیس الرحمٰن شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کے عظیم الشان دعویٰ کے مطابق نبی کریمؐ کل دنیا کی طرف مبعوث ہوئے

قول و فعل، خوارق، قوتِ قدسیہ غرضکہ ہر پہلو سے رسول اکرمؐ دنیا بھر کے ماموروں اور مرسلوں سے بڑھ کر تھے

"ہمارے نبی کریمؐ کا کیسا پکا کام ہے۔ اس وقت سے جب سے کہا کہ میں ایک کام کرنے کے لئے آیا ہوں جب تک یہ نہ سن لیا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آپؐ دنیا سے نہ اٹھے جیسے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اس دعویٰ کے مناسب حال یہ ضروری تھا کہ کل دنیا کے مکر و مکاید متفق طور پر آپؐ کی مخالفت میں کئے جاتے آپؐ نے کس حوصلہ اور دلیری کے ساتھ مخالفوں کو مخاطب کر کے کہا کہ فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا یعنی کوئی دقیقہ مکر کا باقی نہ رکھو سارے فریب مکر استعمال کرو قتل کے منصوبے کرو۔ اخراج اور قید کی تدبیریں کرو مگر یاد رکھو سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ آخر فتح میری ہے تمہارے سارے منصوبے خاک میں مل جائیں گے۔ تمہاری ساری جماعتیں منتشر اور پراگندہ ہو جاویں گی اور پیٹھ دے نکلیں گی۔ جیسے وہ عظیم الشان دعویٰ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کسی نے نہیں کیا اور جیسے فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا کہنے کی کسی کو ہمت نہ ہوئی یہ بھی کسی کے منہ سے نہ نکلا سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ یہ الفاظ اسی منہ سے نکلے جو خدا تعالیٰ کے سائے کے نیچے الوہیت کی چادر میں لپٹا ہوا پڑا تھا۔

غرض ان وجوہات پر ایک اجنبی آدمی بھی نظر ڈالے تو اس کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے صاف اور واضح طور پر کتاب اللہ کو مستحکم فرمایا ہے۔ اگر کوئی قانونِ قدرت پر نظر کرتا ہے تو قول اور فعل الٰہی کو باہم مطابق پاتا ہے۔ پھر اگر خوارق پر نظر کرتا ہے تو اس قدر کثرت سے ہیں کہ حدِ شمار سے باہر ہیں یہاں تک کہ آپؐ کا قول فعل و حرکات و سکنات سب خوارق ہیں۔ قوتِ قدسیہ کو دیکھتا ہے تو صحابہ کرامؓ کی پاک تبدیلی حیرت میں ڈالتی ہے۔ پھر کامیابی کو دیکھتا ہے تو دنیا بھر کے ماموروں اور مرسلوں سے بڑھ کر تھے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۲، صفحہ ۶۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر امان ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رزقِ ابتلاء اور رزقِ اصطفاء

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ کو حقیقی مومنوں کی ایک بنیادی صفت قرار دیا ہے۔ وہ خفیہ طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو مال اُن کے پاس ہوتا ہے اُسے وہ اپنا نہیں سمجھتے بلکہ اسے خدا تعالیٰ کا عطیہ اور اُسی کی ملکیت تصوّر کرتے ہیں کیونکہ وہ اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہوتے ہیں کہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی مشیت اور اس کے ارادہ سے آتا ہے۔ برخلاف اس کے کافر یا نام کے مومن اپنے کمائے ہوئے مال کو خدا تعالیٰ کا عطیہ نہیں بلکہ اپنی محنت کا ثمرہ تصور کرتے ہیں اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ یہ مال ان کا اپنا ہے اور اسے خرچ کرنے میں وہ کلّی طور پر مختار ہیں۔ یہ غلط فہمی ہی انہیں بخل کے مرض میں مبتلا کر کے انہیں اس قابل نہیں رہنے دیتی کہ وہ اُس مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی خوشنودی اور رضاء حاصل کر سکیں۔

جہاں تک بندوں کو مال عطا کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے اُن کی نیت کے مطابق معاملہ کرتا ہے۔ جو لوگ حصولِ مال کی خواہش میں گھُل رہے ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ مال حاصل کرنا ہی ان کا منتہائے مقصود ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کے مطابق انہیں مال عطا کر دیتا ہے لیکن ایسے لوگوں کو مال کا ملنا ابتلاء کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور وہ ابتلاء یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخل کے مرض میں مبتلاء کر دیتا ہے۔ وہ اس مال کو خدا تعالیٰ کا عطیہ سمجھنے کی بجائے اپنی ملکیت تصوّر کرنے لگتے ہیں، ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں سخت تنگی محسوس کرتے ہیں برخلاف اس کے اسے اپنے نفس پر خرچ کرنے میں وہ دلیر ہوتے ہیں۔ حصولِ مال کے جائز اور ناجائز ذرائع میں وہ کوئی تمیز نہیں کرتے جس ذریعہ سے بھی مال ملے خواہ وہ کتنا ہی ناجائز کیوں نہ ہو اسے اختیار کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں ہوتی۔ ہر وقت مال حاصل کرنے اور اسے ہتھیانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ دوسری طرف جو لوگ یہ خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ مال عطا کرے تو اسے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضاء حاصل کریں، انہیں اللہ تعالیٰ اصطفاء کے رنگ میں مال عطا کرتا ہے۔ رزق اصطفاء چونکہ صرف جائز ذرائع سے ہی انہیں ملتا ہے اس لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ بہت وافر مقدار میں انہیں ملے۔ ایسے لوگ کبھی بخل کے مرض میں مبتلا نہیں ہوتے۔ انہیں جو اور جتنا مال بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہوتا ہے اسے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں اور اس طرح عند اللہ مقبول ٹھہرتے ہیں اور یہ اصل اور حقیقی متقی اور مومن ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کرنا بھی تقوٰی شعاری کی ایک علامت ہوتا ہے۔

رزق ابتلاء کی ایک واضح مثال اللہ تعالیٰ نے قارُون کی دولت کی شکل میں بیان فرمائی ہے۔ اسے اپنی دولت اور دولت کمانے اور اسے بڑھانے کے ہنر پر بہت فخر تھا۔ وہ اسے اللہ تعالےٰ کا عطیہ تصوّر نہ کرتا تھا اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسروں پر خرچ کرنے سے گریزاں رہتا تھا۔ چنانچہ جب اُس کی قوم کے سمجھدار لوگوں نے اس سے کہا جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے اخروی زندگی کے گھر کی تلاش کر اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تُو بھی لوگوں پر احسان کر (القصص آیات ۷۷، ۷۸) تو اس کے جواب میں قارون نے یہی ڈینگ ماری کہ یہ دولت میں نے خود اپنے ہنر سے پیدا کی ہے اور میری اپنی دولت ہے میں اسے دوسروں پر کیوں خرچ کروں۔ چنانچہ اُس نے کہا:۔

اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ (القصص آیت ۷۹)

یہ سب امر تبہ مجھے ایک ایسے علم کی وجہ سے ملا ہے جو صرف مجھے حاصل ہے۔

چنانچہ اُس کے اس گھمنڈ اور بخل کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا تعالیٰ نے اسے اور اس کے قبیلہ والوں کو ہلاک کر کے رکھ دیا اور وہ سب دولت جسے وہ سینت سینت کر رکھا کرتا تھا اور نیک کاموں پر خرچ نہیں کرتا تھا انہیں ہلاکت سے نہیں بچا سکی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ رزق ابتلاء کی تباہ کاری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○ (القصص آیت ۸۲)

پھر ہم نے اس کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا کر دیا اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اُس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ بچ نہ سکا۔

پس رزق ابتلاء کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ جنہیں ابتلاء کے رنگ میں مال ملتا ہے وہ اسے قدرت کا عطیہ نہیں سمجھتے بلکہ اسے اپنے کسب اور ہنر کا ثمرہ سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے خرچ کرنے اور اس طرح عاقبت سنوارنے سے لاپرواہ رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ مکروہات میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں اور وہ اس دنیا میں بھی ہلاکت سے دوچار ہوتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی ان کے لئے ہلاکت ہی مقدر ہوتی ہے۔

برخلاف اس کے رزقِ اصطفاء کی واضح علامت یہ ہوتی ہے کہ جنہیں اصطفاء کے طور پر مال عطا کیا جاتا ہے وہ اسے اپنی محنت کا ثمر تصور نہیں کرتے بلکہ اسے سراسر اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان قرار دیتے ہیں اور اسے ہی اس کا اصل مالک گردانتے ہیں اور اُس کی راہ میں اسے خرچ کرنے سے ذرہ نہیں ہچکچاتے اور اسے خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی جناب سے اور زیادہ عطاء کرتا ہے۔ وہ اس دُنیا میں بھی فائدے میں رہتے ہیں اور اگلے جہان میں بھی ان کے لئے بے قیاس فائدہ اور نفع مقدر ہوتا ہے۔

اس سے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ دراصل رزق اصطفاء کی اصل اور بنیادی علامت انفاق فی سبیل اللہ ہی ہوتی ہے۔ جو مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ ہو وہ ابتلاء کا موجب ہوتا ہے اور جس مال میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہوتا رہے وہ اصطفاء کا موجب ہوتا ہے اور اس سے دنیا اور آخرت دونوں سنورتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو انفاق فی سبیل اللہ کا بار بار حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۲۵۵)

اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے اُس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی خرید و فروخت نہ دوستی اور نہ شفاعت کارگر ہوگی (خدا کی راہ میں جو کچھ ہو سکے) خرچ کر لو۔ اور (اس حکم کا) انکار کرنے والے (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے ہیں۔

(۲) وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۹۶)

اور اللہ کے راستہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ باجماعت کی اہمیت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کی غرض و غایت اور مقصد "عبادت" قرار دیا اور اپنی دائمی شریعت میں سب سے پہلا حکم عبادت الٰہی کا دیا۔

اسلامی عبادات میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کو حاصل ہے۔ قرآن کریم نے نماز کی "محافظت" کا حکم دیا۔ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ (البقرۃ) اور فرمایا کہ نماز برائیوں سے روکتی ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔ خود شارع علیہ السلام نے فرمایا

(۱) "نماز عبادت کا مغز ہے"

(۲) "قیامت کے روز سب سے پہلا سوال بندے سے نماز کے متعلق ہوگا۔ اگر اس میں کامیاب ہو گیا تو نجات پا گیا"

(۳) "جس نے عمداً نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا"

(۴) "نماز دین کا ستون ہے"

(۵) "نماز مومن کا معراج ہے"

ان ارشادات سے نماز کی اہمیت واضح ہے۔ تاہم حقیقی اور کامل نماز وہی ہے۔ جو باجماعت ادا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

یعنی نماز باجماعت ادا کرو اور (نماز نہ ادا کرنے کی صورت میں) مشرکوں میں شامل نہ ہو جاؤ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے معنے کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا، نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ ...... قرآن کریم کے نزدیک نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ .... قرآن کریم میں جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے آیا ہے کبھی بھی خالی صلوٰۃ کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل)

اسی طرح متقیوں کی ایک صفت قرآن کریم کے ابتداء میں ہی "یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ" بیان کی گئی ہے یعنی وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور یہ معنے کئے گئے تھے۔ کہ "یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ" سے مراد نماز باجماعت کے ہیں۔ سو یہ مندرجہ ذیل آیت سے نکلتے ہیں۔ وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ (نساء ع ۱)

یعنی جب تو مسلمانوں میں موجود ہو اور نماز میں ان کی امامت کرائے تو چاہیے کہ مومن سب کے سب نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں بلکہ بوجہ جنگ کے اُن میں سے صرف ایک حصہ نماز باجماعت میں شامل ہو۔ ..... اس آیت میں اَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے کہ اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ سے مراد باجماعت نماز ہوتی ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ بقرہ [illegible])

اسی طرح ارشاد فرمایا۔ اِرْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ (بقرہ) (یعنی عبادت میں) جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔ یہاں "رَاکِعِیْنَ" کا لفظ جمع اور "مَعَ" کے الفاظ رکھ کر جمعیت اور معیت افراد کی طرف یا دوسرے الفاظ میں نماز باجماعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر فرمایا۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

(نساء)

یعنی ادائیگی نماز مومنوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔ اس ارشاد کے مطابق اسلام نے پنجگانہ نمازوں کے اوقات مقرر کر کے باجماعت نماز کا اہتمام کیا ہے گویا نماز کے لئے پابندی وقت اور باجماعت ادائیگی لازم و ملزوم ہیں کیونکہ صحیح معنے میں مقررہ وقت پر نماز مسجد میں اور باجماعت ہی ادا کی جا سکتی ہے لہٰذا اس آیت میں باجماعت نماز کی فرضیت پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ نماز باجماعت ادا نہ کرنے سے کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کی تباہی اور گمراہی کے سبب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا (مریم)

یعنی ان یہود کے بعد ایسی نسل آئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے وہ عنقریب گمراہی میں پڑ جائیں گے۔

یہاں "اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ" کے الفاظ میں شرائط کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے کی طرف اشارہ ہے اور سب سے اہم شرط نماز کو "نماز کو باجماعت" ادا کرنا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اسی امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک چیز ہے جس پر اگر زور دو تو میرا خیال ہے کہ جماعت تباہی سے بچ جائے گی اور وہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہے" (تاریخ احمدیت جلد یازدھم ص۱۳)

نیز حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:۔

"اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا ـــــ یا اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا تب ہی اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے" (ملفوظات جلد ۵ ص۲۵)

بغیر کسی عذر اور مجبوری کے اور عمداً

نماز باجماعت ادا نہ کرنے والے کی سزا قرآن کریم نے جہنم بیان فرمائی چنانچہ فرمایا کہ جب دوزخیوں سے پوچھا جائے گا کہ کونسی چیز تمہیں آگ میں لے جانے کا باعث ہوئی؟ تو ان کا جواب یہ ہو گا "لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ" کہ ہم نماز ادا کرنے والوں میں شامل نہ تھے یہاں "نماز نہ پڑھتے تھے" کی بجائے "نمازیوں میں شامل نہ ہوتے تھے" کے الفاظ رکھ کر نماز باجماعت کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ (نیز مصلین کا لفظ جمع رکھنے میں بھی یہی حکمت ہے۔

یہاں اوپر "بغیر کسی عذر اور مجبوری" کے الفاظ اس لئے رکھے ہیں کہ تارک صلوٰۃ وہی ہے جو عملاً نماز چھوڑتا ہے چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ بغیر کسی اہم ڈیوٹی (مثلاً پہرہ) یا اشد مجبوری کے نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا تارک صلوٰۃ ہے۔ (مشعل راہ)

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی اس امر کی یوں وضاحت فرمائی ہے

"قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اسکے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو ...... اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے تحت جائز ہے جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے پس جس طرح کوئی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہے لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہو گا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہو گا"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل [illegible])

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز باجماعت کے بارہ میں نہایت تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں:۔

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے اذان سنی اور نماز مسجد میں باجماعت ادا نہ کرنے گیا اور گھر میں نماز ادا کر لی تو اس کی کوئی نماز نہیں۔ (ترمذی)

یعنی وہ نماز مقبول بارگاہ الٰہی نہیں یا وہ کامل نماز نہیں امام ترمذی اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک سوائے معقول عذر کے باجماعت نماز چھوڑنا جائز نہیں۔

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسا اوقات میں ارادہ کرتا ہوں کہ اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیوں کا ڈھیر جمع کریں۔ پھر حکم دوں کہ نماز ادا کی جائے اور میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے رحمت مجسم کی زبان مبارک سے یہ سخت کلمات نماز با جماعت کی اہمیت کے بیان کے لئے کافی ہیں (ترمذی)

۳۔ حضرت ابن عباسؓ زبردست عالم و فقیہہ اور رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی، سے پوچھا گیا کہ وہ شخص جو سارا دن روزہ رکھے ساری رات عبادت کرے لیکن جمعہ اور نماز با جماعت میں شامل نہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے تو فرمایا "ھُوَ فِي النَّار" وہ آگ میں جائے گا (ترمذی) مطلب یہ کہ جو شخص نماز با جماعت میں عمداً اور بلا عذر شامل نہ ہو اور نماز با جماعت کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اور معمولی سمجھتے ہوئے سستی و غفلت برتے ایسے شخص کی سزا آگ ہے۔

۴۔ یزید بن اسودؓ کے والد کہتے ہیں کہ میں ایک حج میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا ایک دن جب ہم صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے سب سے آخر میں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے نماز با جماعت ادا نہ کی تھی فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ۔ تعمیل کی گئی آپ نے استفسار فرمایا کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے میں تمہیں کونسی چیز مانع تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے ڈیروں پر نماز پڑھ لی تھی۔ فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ بلکہ جب تم اپنے ڈیرے پر نماز پڑھ لو اور پھر نماز با جماعت مل جائے تو نماز میں شامل ہو جاؤ اور وہ تمہارے لئے بطور نفل ہو جائیگی (ترمذی) اس واقعہ سے نماز با جماعت کی اہمیت عیاں ہے۔

۵۔ حضرت ابو سعیدؓ راوی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ نے نماز پڑھا دی۔ بعد میں ایک آدمی نماز کے لئے آیا۔ آپ نے صحابہؓ سے (جنہوں نے نماز پڑھ لی تھی) فرمایا تم میں سے کون اس شخص سے سودا کرے گا۔ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نووارد کے ساتھ مل کر دوبارہ نماز با جماعت ادا کی۔
(ترمذی)

۶۔ اسی طرح عہد نبوی کا ایک واقعہ ہے کہ ایک نابینا صحابی نے دربار رسول میں مسجد سے طویل مسافت اور راستہ کی دشواری و خرابی کے پیش نظر نماز با جماعت سے رخصت چاہی۔ پہلے تو آپؐ نے اجازت دیدی لیکن جب وہ جانے لگے تو فرمایا ٹھہرو۔ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز جاتی ہے؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ پھر مسجد میں ضرور حاضر ہوا کرو خواہ کتنی مشقت اٹھانی پڑے۔

ان ارشادات کے علاوہ نماز با جماعت کے فضائل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے وہ نماز با جماعت کی اہمیت پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

(۱) با جماعت نماز کا ثواب اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے (بخاری کتاب الاذان)

(۲) "بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جاتی سوائے فرض نماز کے" یعنی فرض نماز کا بہر حال مسجد میں با جماعت ادا کرنا ضروری ہے
(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

(۳) حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چالیس دن لگاتار با جماعت نماز ادا کی اور پہلی تکبیر میں نماز میں شامل ہوا اس کے لئے دو براتیں ہیں۔ ایک برات آگ (کے عذاب) سے ایک نفاق سے (ترمذی)

(۴) حضرت عثمان بن عفانؓ راوی ہیں کہ جس شخص نے نماز عشاء با جماعت ادا کی۔ اس کے لئے نصف رات کی عبادت کا ثواب ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں با جماعت ادا کیں اس کے لئے ساری رات کی عبادت کا ثواب ہے (ترمذی)

۵۔ فرمایا۔ اگر لوگوں کو عشاء و فجر کی نماز میں شامل ہونے کا ثواب معلوم ہوتا تو وہ مسجد میں گھٹنوں کے بل چل کر آتے (بخاری)

۶۔ اندھیرے میں مساجد کی طرف آنے والوں کو قیامت کے روز مکمل اور نور تام کی بشارت ہے (ترمذی)

اس کے علاوہ نماز با جماعت ادا کرنے میں جو حکمت اور فوائد ہیں۔ وہ بھی اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ نماز با جماعت ادا کرنے کا سب سے بڑا فائدہ اتفاق و اتحاد، وحدت و یگانگت اور اخوت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے۔ اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں" (لیکچر لدھیانہ صفحہ ۳
بحوالہ روحانی خزائن)

نیز فرمایا:۔

"پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نماز میں محلہ کی مسجد میں اور ہفتہ کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کل زمین کے مسلمان سال میں ایک دفعہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں اور تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے"۔
(لیکچر لدھیانہ صفحہ ۴۲
بحوالہ روحانی خزائن

اس کے علاوہ نماز با جماعت سے استقلال، مساوات، اطاعت، عاجزی و انکساری جیسے عمدہ سبق اور بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو با جماعت نماز کی اہمیت واضح کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"کوئی شخص ایسا نہ رہے جو مسجد میں نماز با جماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو۔۔۔ ۔۔۔ (مشعل راہ)

"اگر نمازوں کے وقت کوئی شخص دکان کھلی رکھتا ہے ۔۔۔۔۔ تو اس کے دل میں نماز کا احترام نہیں اس وقت بہر حال ایک احمدی کہلانے والے کو اپنی دکان بند کرنی چاہیئے اور نماز با جماعت کے لئے مسجد جانا چاہیئے
(ایضاً)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز با جماعت کی ادائیگی کی توفیق دے اور ہماری نمازوں کو قبول فرمائے۔

آمین۔

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبر کرو!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی"۔
(اخبار الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے۔ اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہوں گے اس پر خلوص نیت سے تدبر کرنے والے ہمیشہ روحانی موتیوں سے اپنی جھولیاں بھرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

حقوق اللہ میں سب سے بڑا حق اس کی عبادت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہو۔ تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے۔ کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے"
ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۹۶
(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۲)

مسل نمبر ۲۱۹۳۵

میں خورشید بیگم زوجہ ماسٹر محمد صدیق سلیم صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۱۷۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ خورشید بیگم زوجہ ماسٹر محمد صدیق سلیم صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد سندھ۔ گواہ شد:۔ محمد صادق وصیت نمبر ۱۰۸۲۹ سیکرٹری مال بشیر آباد۔ گواہ شد:۔ منصور احمد وصیت نمبر ۱۹۴۹۵ سیکرٹری اصلاح وارشاد بشیر آباد

مسل نمبر ۲۱۹۳۶

میں عائشہ بیگم بیوہ میاں عبدالغنی صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۷۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۲/۹۳ روپے

(۲) نقد رقم مبلغ -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ عائشہ بیگم والدہ عطا محمد صاحب قمر۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ محمد افضل منیر صدر موصیان جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:۔ مظفر احمد منصور شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۳۷

میں اقبال بیگم زوجہ شیخ مشتاق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً ۶۷/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ اقبال بیگم زوجہ مشتاق احمد صاحب کوٹ مومن مکاد سیمنٹ ڈیلر مین بازار ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔ شیخ مشتاق احمد (خاوند موصیہ) کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔ شیخ مظفر احمد (پسر موصیہ) کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۹۳۸

میں بابو خان ولد چوہدری کوڑے خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷۵/۱/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ سکنی پلاٹ ۱۰ مرلہ دارالنصر ربوہ جس کی قیمت -/۳۷۵ روپے مرکز کو ادا کرچکا ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ بچوں کی طرف سے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بابو خاں محلہ تالیاں والہ گلی گلزار خاں مکان نمبر ۴۴/۳۳ جھنگ صدر

گواہ شد:۔ وصیت نمبر ۹۶۵۹ (پسر موصی) جھنگ صدر۔

گواہ شد:۔ علی محمد سیکرٹری مال۔ وصیت نمبر ۱۳۸۲۶ جھنگ صدر۔ (باقی)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم عبدالعلیم کا نکاح ہمراہ عزیزہ شاہدہ پروین صاحبہ بنت محترم چوہدری عبدالواحد صاحب آف اوکاڑہ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے ۲۴ فروری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رشتہ کو فریقین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(صوفی) رحیم بخش گلشن پارک مغلپورہ لاہور

درخواست دعا

• میرے چچا جان چوہدری علی محمد خان صاحب کا ٹھگڑھی سیکرٹری مال چک نمبر ۴۹۷ ج ب عرصہ دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا عبداللطیف شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ)

• عاجز عرصہ دو سال سے بعارضہ دمہ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے کامل وعاجل شفا کے لئے درخواست دعا ہے۔

(قاضی دین محمد ۹۶/۱۴ فیڈرل بی ایریا۔ نصیر آباد۔ کراچی ۳۸)

• برادرم پروفیسر افضال احمد منیر کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔

(۲) سید انور احمد صاحب شریفی عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو کامل وعاجل شفا دے۔ آمین

(رانا مبارک احمد ایس ڈی او۔ بہاولپور)

• خاکسار کا لڑکا چوہدری محمد احمد فیکٹری ایریا ربوہ پیٹ میں اپھارہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹری تشخیص یہ ہے کہ پیٹ میں پانی پڑ گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اللہ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔

احباب سے عزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(فضل احمد ریٹائرڈ ڈپٹی ای، ایس ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ)

• بندہ کے بائیں گھٹنے پر شدید درد ہے جس کی وجہ سے چلنے سے قاصر ہوں اور گھٹنہ متورم ہے۔

(۲) عزیزم حفیظ اللہ خاں کو اچانک بخار کا حملہ ہوگیا ہے اور ساتھ ہی رانوں کے درمیان سوج ہے جس کی وجہ سے عزیزم بہت ہی پریشان ہے۔

احباب ہر دو کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نصر اللہ خاں سیکرٹری مال انجمن احمدیہ تولیکی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ)

• خاکسار کی بیوی عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود بیماری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (عبدالحق دوکاندار چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ ضلع لائلپور)

• خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب آجکل بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مقبول احمد کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

• والدہ محترمہ بیگم قاضی رشید احمد صاحب ارشد رضی اللہ عنہ بعارضہ قلب علیل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو باصحت عمر دراز سے نوازے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ (امین الرشید ہاشمی سوئی ناردرن گیس۔ لائل پور)

بازیافتہ کپڑوں کا جوڑا مجھے ایک جوڑا کپڑوں کا دفتر الفضل کے قریب سے ملا جس دوست کا ہو۔ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کرلیں۔ (محمد خان پٹھان معرفت دفتر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے فرائض اور انکی ادائیگی

(مکرم نسیم سیفی صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ انسان اپنے مفوضہ فرائض کی طرف پوری توجہ دے۔ اپنی طرف سے کوئی کمی نہ رکھے اور پھر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا امیدوار رہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کے تمام افراد میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے زندگی کے مختلف ادوار کے پیشِ نظر ان کے مختلف فرائض مقرر فرمائے۔ غرض یہ تھی کہ تا ہر شخص اپنی عمر اور اپنے علم اور تجربے کی بناء پر اپنی صلاحیت اور استعداد کے دائرے میں ترقی کر سکے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے اپنے لئے ابدی سعادت کا سامان مہیا کرے۔

انصار اللہ کے حسبِ حال حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

"ان سے وہی کام لیا جائے گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لیا گیا یعنی کچھ تو اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو تبلیغ کریں، کچھ اِس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو قرآن اور حدیث پڑھائیں، کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں، کچھ اِس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں اور کچھ زعیم کے دوسرے معنوں کے مطابق اِس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کی دنیوی ترقی کی تدابیر عمل میں لائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ر جولائی ۱۹۴۰ء)

"مقرر کئے جائیں گے" کا یہ مطلب بھی ہے کہ جماعتی نظام کے ماتحت ان کی یہ ڈیوٹیاں لگائی جائیں۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہے (اور یہی سہل العمل ہے) کہ یہ کام ہیں انصار اللہ کے کرنے کے۔ انصار اللہ کا جو رکن ان کاموں میں سے جس کام کو آسانی سے اور بہتر طریق پر کر سکتا ہے از خود کرے۔ لیکن کرے ایسی ذمہ داری کے ساتھ کہ گویا وہ جماعت کا مقرر کردہ ہے اور اس کام کے نتائج کے لئے جماعت کے سامنے جواب دہ ہے۔

آیئے ہم اپنے آپ میں غور کریں کہ ہم ان کاموں میں سے کس کام کو زیادہ بہتر طریق پر کر سکتے ہیں۔ ایک کام یا ایک سے زیادہ۔ بہر حال یہ ہیں کام جو ہم نے کرنے ہیں۔ جن کی طرف پوری توجہ دے کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر سکتے ہیں۔ ہماری زندگیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے ہی ہم اس کے فضلوں کو جذب کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

انتہائی کوشش اور جدّ و جہد سے کام کرنے کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ر اپریل ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔۔۔ اِس لئے اب انتہائی کوشش اور جدّ و جہد کی ضرورت ہے ... بجٹ بہر حال پورا ہونا چاہیئے بلکہ حسبِ روایات سابقہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔"

(الفضل ۲۴ر اپریل ۱۹۷۳ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر عہدیدارانِ جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ پوری لگن کے ساتھ اِس امر کی کوشش فرماویں کہ ۳۰ر اپریل سے پہلے پہلے ان کی طرف سے لازمی چندہ جات کی ادائیگی نہ صرف سو فیصدی ہو جائے بلکہ اس سے بڑھ جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں جماعت دہم کی الوداعی تقریب اور جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد

محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم نے انعامات تقسیم فرمائے اور پُر نصائح خطاب فرمایا

ربوہ ۔۔۔ ۳ر مارچ ۱۹۷۵ء بروز پیر ساڑھے چار بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بشیر ہال میں جماعت دہم کی الوداعی تقریب اور سکول کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد عمل میں آیا۔ اِس تقریب میں جس میں صدارت کے فرائض محترم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم نے انجام دئے سکول کے اساتذہ کرام اور سینئر کلاسز کے طلبہ کے علاوہ بعض بزرگانِ سلسلہ اور ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو سکول کے طالب علم عزیز حافظ مبارک احمد نے کی۔ بعد ازاں ایک اور طالب علم عزیز طارق احمد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" میں سے بعض منتخب دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

بعد ازاں جماعت نہم کے نمائندے عزیز محمد احمد اشرف سلمہ ابن مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلغ انڈونیشیا نے طلباء جماعت دہم کی خدمت میں (جو سکول میں تعلیم کا زمانہ گزارنے کے بعد میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں) الوداعی ایڈریس پیش کیا اور نہایت پُر خلوص طور پر کامیابی و کامرانی کی دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت کیا۔ جماعت دہم کی طرف سے عزیز ابراہیم منیب احمد سلمہ ابن محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے طلباء جماعت نہم اور اپنے اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے ساتھی طلباء کو اپنی اِس عظیم درسگاہ کی عظیم روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قوم و ملک اور اسلام کی گرانقدر خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار کر کے انہیں نافع الناس وجود بنائے۔

اس کے بعد محترم جناب عبد السمیع خاں صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے سکول کے شاندار نتائج نیز کھیلوں، علمی اور تقریری مقابلوں میں سکول کی اعلیٰ کامیابیوں اور نمایاں امتیازات کا تذکرہ فرمایا اور سکول کو درپیش مالی اور دیگر مشکلات پر روشنی ڈالی۔ نیز ان مشکلات کے ازالہ کے لئے اور طلباء جماعت دہم کی امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست کی۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب نے امتحانات اور کھیلوں اور دیگر مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ امتحان میں پاس ہونے کے لئے کن امور کو مدِ نظر رکھنا اور کن احتیاطوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے علاوہ دیگر احتیاطوں کے دعا کی اہمیت بہت عمدہ پیرایہ میں ذہن نشین کرائی۔ آخر میں آپ کی درخواست پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے طلباء کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اِس طرح یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب کے بعد سکول کے باغیچہ میں طلباء جماعت نہم کی طرف سے طلباء جماعت دہم اور جملہ مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

عربی سیکھنے والوں کے لئے نادر موقع

عربی زبان سے شوق رکھنے والے احباب کے لئے ایک موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ اِس سلسلہ میں ابتدائی عربی بول چال سکھانے کی غرض سے جامعہ احمدیہ میں پہلی دس روزہ کلاس ۱۰ر مارچ سے ۱۹ر مارچ تک منعقد ہو رہی ہے۔ شائقین حضرات سے گزارش ہے کہ اِس میں شامل ہوں۔ یہ کلاس روزانہ نصف گھنٹہ بعد از نماز مغرب جامعہ احمدیہ ہال میں ہوا کرے گی۔ جو احباب اِس کلاس میں شامل ہونا چاہیں وہ ۹ر مارچ تک اپنے نام الجمعیۃ العلمیہ کے دفتر میں آکر لکھوا دیں یا اپنے نام لکھ کر جامعہ احمدیہ کے لیٹر بکس میں ڈال دیں۔

(نائب الامین الاوّل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴